Regd. L No 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ روپے
ماہوار ۲½ روپے

یوم پنجشنبہ
۱۲ شعبان ۱۳۷۱ھ
فی پرچہ ۱/

جلد ۴۰/۶ | ۸ ہجرت ۱۳۳۱ ہش | ۸ مئی ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۱۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ مئی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۷ مئی۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کی صحت تاحال علیل ہے۔ بخار متواتر ہو رہا ہے جگر اور پھیپھڑوں کی حالت بھی اچھی نہیں۔ احباب کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

لاہور میں ۲ دو اور جونیئر ماڈل سکول کھولے جائیں گے

لاہور ۷ مئی معلوم ہوا ہے کہ لاہور میں سمن آباد اور گلبرگ کالونی میں دو اور جونیئر سکول کھولے جائیں گے۔ سکول کیلئے عمارت امپروومنٹ ٹرسٹ مہیا کرے گا۔ ہر ایک سکول میں ۳۰۰ لڑکوں کو داخل کیا جائے گا جنہیں خاص قابلیت رکھنے والے تربیت یافتہ اساتذہ تعلیم دیں گے۔ اس وقت صرف سنٹرل ماڈل سکول کے ملحقہ صرف ایک جونیئر ماڈل سکول ہے۔ جہاں داخلہ محدود ہوتا ہے اور بہتیرے لڑکوں کو مجبوراً داخل کرنے سے انکار کر دیا جاتا ہے۔

نزدیک و دور سے

ڈھاکہ ۷ مئی مشرقی بنگال کی حکومت نے گذشتہ ہنگامے کے موقعہ پر پولیس کی گولی چلانے کی تحقیق کرنے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا تھا اس نے بیانات کی سماعت مکمل کر لی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیشن نے دو ہفتوں میں ۵۰ شہادتیں قلمبند کی ہیں۔

ٹوکیو ۷ مئی جاپان کی وزارت خارجہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ٹوکیو میں روسی افسران کو مزید قیام کا حق حاصل نہیں۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جاپان نے معاہدہ پر دستخط کرنے کے بعد روس سے کوئی تعلقات نہیں رکھے۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی نمائندے بہت جلد جاپان چھوڑ دیں گے۔

ڈھاکہ ۷ مئی آج ڈاکٹروں کے ایک بورڈ نے چودھری محمد علی وزیر خزانہ کا معائنہ کیا۔ کل آپ دل کے دورے کی وجہ سے بیمار ہو گئے تھے۔ اب آپکی حالت اطمینان بخش بتائی جاتی ہے۔ وہ ماہر ڈاکٹر کل ایک خاص طیارے کے ذریعہ کراچی سے بھی روانہ کئے گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ چودھری صاحب ایک مہینہ تک ڈھاکہ میں ہی آرام کریں گے۔

لاہور ۷ مئی۔ آج گورنمنٹ ہاؤس میں صوبے کی خوراک کی حالت پر ہز ایکسیلینسی مسٹر آئی آئی چندریگر۔ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب۔ صوفی عبدالحمید وزیر خوراک۔ مسٹر آر ڈی باکو فوڈ سیکرٹری اور مسٹر ایچ ڈی صادق ڈپٹی ڈائریکٹر فوڈ پنجاب کے درمیان بات چیت ہوئی۔

کوریا میں عارضی صلح کی خفیہ بات چیت ختم کر دی گئی

کمیونسٹوں نے جنگی قیدیوں کے تبادلہ سے متعلق اقوام متحدہ کی تجاویز مسترد کر دیں

کوریا ۷ جولائی۔ کوریا میں عارضی صلح کی جو بات چیت اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں کے درمیان خفیہ طور پر ہو رہی تھی وہ آج ختم کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹوں نے جنگی قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق اقوام متحدہ کی جملہ تجاویز مسترد کر دی ہیں۔ اب تک صرف ان متنازعہ فیہ مسائل پر سمجھوتہ ہو سکا ہے۔ کمیونسٹ نمائندے اس بات پر راضی ہو گئے ہیں کہ کوریا کی نگران کمیٹی میں روس کو شامل نہیں کیا جائے گا۔ اور اقوام متحدہ نے ہوائی اڈوں کی تعمیر پر سے پابندیاں ہٹانے کی تجویز کو منظور کر لیا ہے۔ کوریا میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے سپریم کمانڈر جنرل رجوے نے جو عنقریب اپنے موجودہ عہدے سے سبکدوش ہونے والے ہیں ایک بیان میں انکشاف کیا کہ اسوقت جنگی قیدیوں کے تبادلہ کا مسئلہ عارضی صلح کی تکمیل میں سب سے بڑی روکاوٹ ہے۔ اقوام متحدہ بارہ ہزار جنگی قیدیوں کے بدلے میں کمیونسٹوں کے ستر ہزار قیدی رہا کرنے کو تیار تھی۔ لیکن کمیونسٹ اس پر رضامند نہ ہو سکے۔

انہوں نے مزید کہا کہ اس سے زیادہ مراعات کسی صورت میں بھی نہیں دی جا سکتیں اور آئندہ اس سلسلے میں کوئی خفیہ بات چیت نہیں کی جائے گی بلکہ تمام مذاکرات کو منظر عام پر لایا جائے گا۔

زمینوں کو قابل کاشت بنانیکے مسودہ قانون کی جملہ دفعات منظور کر لی گئیں

لاہور ۷ مئی۔ آج پنجاب اسمبلی نے تیسرے پہر زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے مسودہ قانون کی جملہ ۷ دفعات منظور کر لیں۔ حزب اختلاف کی طرف سے کل دو درجن ترمیمیں پیش کی گئیں۔ جن میں سے ایوان نے صرف تین کو منظور کیا۔ اس کے بعد بل تین آدمیوں کی ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا جو تین دن کے اندر اندر ان ترامیم کو مسودے میں شامل کر کے بل کو تیسری خواندگی کے لئے مکمل کرے گی۔

جناح عوامی لیگ کے میاں عبدالباری نے زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے بعد فیس وصول کرنے کی دفعہ کو قابل اعتراض ٹھہرایا اور کہا کہ زمیندار اس قسم کی فیس ادا نہیں کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ آزاد پارٹی کے امیر حسین شاہ نے بھی اس دفعہ کی مخالفت کی اور کہا کہ مالکان کی سستی یا غفلت کی وجہ سے زمینیں ناقابل کاشت اور سیم زدہ نہیں ہو جاتیں۔ بلکہ یہ سب آبپاشی کے غلط طریق کی وجہ سے ظہور میں آتا ہے۔ اس لئے ایسی زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے اخراجات بھی گورنمنٹ کو ہی برداشت کرنے چاہئیں نہ کہ زمینداروں کو۔

وزیر مال چودھری محمد حسین چٹھہ نے جنہوں نے یہ بل پیش کیا ہے ان اعتراضات کا کوئی جواب نہ دیا وہ بل کی آخری خواندگی کے وقت مکمل بحث کریں گے۔

پشاور میں انجنیرنگ کالج اور ورکشاپ کا سنگ بنیاد

پشاور ۷ مئی۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبدالقیوم خاں نے آج پشاور یونیورسٹی کے انجنیرنگ کالج اور ورکشاپ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے انکشاف کیا کہ انجنیرنگ کالج اور ورکشاپ کا تمام ضروری سامان کراچی پہنچ چکا ہے۔ ورکشاپ کے سامان وغیرہ پر کل ۱۷ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ انجنیرنگ کالج میں داخلہ جلد شروع کر دیا جائے گا۔ اور صوبہ سرحد کے علاوہ دوسرے صوبوں کے طلباء بھی اس میں تعلیم حاصل کر سکیں گے۔

انڈونیشیا کے وزیر اعظم کو کراچی میں منعقد ہونیوالی اسلامی ملکوں کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں ضرور شرکت کرنی چاہیئے

انڈونیشیا کی سرکیت اسلام پارٹی کا فیصلہ

کراچی ۷ مئی۔ انڈونیشی زبان میں شائع ہونے والا ایک متقدر روزنامہ "پیماڈنگن" رقمطراز ہے کہ انڈونیشیا کی سرکیت اسلام پارٹی کی مجلس عاملہ نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ وزیر اعظم انڈونیشیا کو کراچی میں منعقد ہونے والی اسلامی ملکوں کی کانفرنس میں ضرور شرکت کرنی چاہیئے۔

انہوں نے اس سلسلہ میں انڈونیشیا کے وزیر اعظم پر زور دیا ہے کہ وہ ملک کے ۹۵ فیصدی سے زائد مسلمان آبادی کا خیال رکھتے ہوئے مجوزہ کانفرنس میں ضرور شریک ہوں۔

مذکورہ بالا روزنامے نے لکھا ہے کہ یہ فیصلہ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے کہ انڈونیشیا کی کل آبادی کا ۹۵ فیصدی حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔

اینگلو عرب آئیل کمپنی سے شاہ ابن سعود کا مطالبہ

لنڈن ۷ مئی۔ یہاں کے سفارتی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ ابن سعود نے اینگلو عرب آئیل کمپنی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ تیل کی پیداوار کا ۶۶ فی صدی حصہ حکومت عرب کو دے اسوقت عرب آئیل کمپنی تیل کی پیداوار کا نصف حصہ حکومت کو دے رہی ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا روحانی اور اخلاقی کمال

از مکرم حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی مقیم قادیان
ماخوذ صفت روزہ بدر قادیان ۲۸ اپریل ۵۲ء

میں بچہ تھا جب قادیان میں اللہ تعالیٰ مجھے لایا اور اب ۸۰ سالہ بوڑھا ہوں۔ میری قریباً ساٹھ سالہ زندگی "الدار" کی ڈیوڑھی کی دربانی میں اور سیدۃ النساء حضرت ام المومنین اعلیٰ اللہ درجاتہا فی الجنۃ کے قدموں میں گذری میں ملک کے طول و عرض میں مختلف اسفار میں حضرت ممدوحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہمرکاب رہا۔ اس عرصہ میں جو کچھ حسن سلوک، عطایا اور انعامات مجھ غلام پر سیدہ الطاہرہ رضی کی طرف سے ہوئے وہ میرے لئے احاطہ تحریر میں لانے ناممکن ہیں۔

خدا تعالیٰ نے مجھے غلامی اور یتیم کی حالت میں قادیان کی بستی میں پہنچایا۔ لیکن حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کی توجہات کریمانہ اور احسانات بے پایاں نے مجھے سب غم بھلا دیئے اور وہ اطمینان و سکون اور سہولت و آرام بخشا جو ایک بچہ کو حقیقی ماں کی گود میں بھی میسر نہیں آسکتا۔

میں نے اپنی ساٹھ سالہ زندگی میں جو حضرت ممدوحہ کے قدموں میں گذاری آپ کو بہترین شفیقہ، اعلیٰ ترین اخلاق کی مالکہ ہمدرد، تقویٰ شعار اور خدا تعالیٰ کی راہ میں راستبازانہ پایا۔ اور آج جبکہ دنیا کی یہ محسنہ ہم سے جدا ہو گئی ہیں۔ اپنے لمبے تجربہ کی بناء پر یہ کہہ سکتا ہوں کہ جس طرح حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلعم کے اخلاق کا نقشہ کان خلقہ القرآن کے الفاظ میں کھینچا تھا اسی طرح میں حضرت ام المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اخلاق کا نقشہ کان خلقہا کخلق المسیح الموعود کے الفاظ میں کھینچتا ہوں یعنی حضرت ام المومنین نصرت جہاں بیگم کے اخلاق وہی تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اخلاق تھے۔ اور آپ کی عادات و اطوار اور سیرت و کردار وہی تھے جو مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ محترمہ کے ہونے چاہئیں تھے۔

جب بچپن میں خدا تعالیٰ کے خاص ہاتھ نے مجھے بت پرست قوم سے نجات دے کر نور ایمان و اسلام سے منور کیا۔ تو میری حقیقی والدہ جس نے مجھے جنا تھا۔ اپنی ماں مامتا سے مجبور ہو کر ایک سے زیادہ بار مجھے واپس لے جانے کے لئے قادیان آئی۔ لیکن مجھے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت اماں جان رض کی غلامی اتنی محبوب اور دلپسند تھی کہ میں نے اسکو ہزار آزادیوں اور آراموں پر ترجیح دی۔ اور جب ایک دفعہ میری والدہ نے بڑی آہ وزاری والحاح سے مجھے واپسی کے لئے مجبور کرنا چاہا تو میں نے اس واقعہ کے مطابق جو حضرت زید مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان کے والدین کو پیش آیا تھا اپنے مقدس آقا کو جس کی غلامی میں میں تھا۔ چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ اپنی والدہ کو یہ کہا کہ وہ ذرا اس مقدس اور پُر شفقت ہستی کو تو ملے جس کی غلامی پر مومنوں کی تمام جماعت فخر کرتی ہے۔ چنانچہ میری والدہ میری درخواست واصرار پر سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا سے ملاقی ہوئیں اور تھوڑے سے وقت کی ملاقات سے ہی حضرت ممدوحہ کے اخلاق کریمانہ کی والہ وشیدا ہو کر واپس لوٹیں اور اس بات کا اظہار کرتی تھیں کہ اگر میرا بچہ مجھے چھوڑ کر ایک ایسی مشفقہ اور کریمہ و محسنہ کی غلامی میں آگیا ہے تو یہ میرے لئے اور میرے خاندان کے لئے کوئی باعث تشویش امر نہیں یہ تھے سیدۃ النساء کے اخلاق فاضلہ۔

اس وقت صدمہ تازہ ہے اور زخم ہرے ہیں۔ اسلئے جذبات میں کھوئے جانے کے باعث اپنے خیالات کو مجتمع نہیں کر سکتا اور نہ ہی حضرت اماں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت کے متعلق سردست تحریر کر سکتا ہوں۔ ہاں ایک دو مختصر واقعات احباب کے سامنے پیش کر دیتا ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مقدس ایام تھے۔ حضور لاہور میں خواجہ کمال الدین صاحب کے گھر میں فروکش تھے۔ ایک دن بعض دوستوں نے مجھ سے حضرت اقدس علیہ السلام کا تبرک حاصل کرنے کی فرمائش کی۔ میں اپنے آقا کی عتبہ عالیہ پر حاضر ہوا۔ دستک دی۔ اندر سے سیدۃ النساء نے فرمایا "کون ہے" عرض کی حضور خادم و غلام عبدالرحمٰن قادیانی۔ آنے کی غرض دریافت فرمائی۔ جس پر اس عاجز نے عرض کی کہ مسیح پاک کے تبرک کے حصول کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت اقدس علیہ السلام کے سامنے کھانا چنا ہوا تھا۔ اور حضور معہ اہلبیت تناول فرما رہے تھے۔ سیدۃ النساء نے طشت آگے سے اٹھایا۔ اور اس حقیر خادم کو عطا کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود ع کی موجودگی میں فرمایا کہ بھائی جی آپ تبرک مانگتے ہیں؟ آپ تو خود ہی تبرک ہو گئے ہیں"

اللہ! اللہ! حضرت ممدوحہ کی نگاہ لطف نے اس حقیر غلام کو غلام ہوتے ہوئے بھی تبرک بنا دیا۔ محترم قارئین کرام! میں اس موقعہ پر آپ سے التجا کرتا ہوں کہ ازراہ کرم اس نوٹ کو پڑھتے ہوئے اور بعد میں بھی دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان الفاظ کو حقیقت ہی بنا دے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد جب حضور کا جسد اطہر بٹالہ سے قادیان لایا جا رہا تھا۔ تو اس خادم کی ڈیوٹی حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے رتھ کے ساتھ تھی۔ حضرت ممدوحہ اس وقت خاموشی کے ساتھ ذکر و اذکار اور دعاؤں میں مشغول تھیں اور صبر و رضا کا کامل نمونہ پیش فرما رہی تھیں۔ جب رتھ نہر کے پل سے نکل کر آگے بڑھی۔ تو حضرت ممدوحہ نے دلدوز اور رقت آمیز آواز سے فرمایا "بھائی جی پچیس سال گذرے میری ڈولی اس سڑک پر سے گذری تھی آج میں بیوگی کی حالت میں اس سڑک پر سے گذر رہی ہوں" یہ الفاظ آج بھی میرے کانوں میں گونجتے اور درد پیدا کر رہے ہیں۔ میں بچہ تھا جب والدین اور عزیزوں اور رشتہ داروں کو چھوڑ کر قادیان پہنچا۔ لیکن سیدۃ النساء کی شفقت اور مہربانی کی وجہ سے میں نے اور دوسرے احمدی بھائیوں نے کبھی بھی اپنے آپ کو اکیلا اور یتیم نہیں سمجھا تھا۔ اور اس شفیق ہستی کے طفیل ہم نے سب رشتہ داروں کو بھلا دیا تھا۔ لیکن اب جبکہ حضرت ممدوحہ کی وفات کا حسرتناک واقعہ ہوا ہے ہمارے دل غم سے نڈھال ہو گئے ہیں۔ اور ہم اپنے آپ کو پھر یتیم محسوس کرتے ہیں۔

اے خدا تو اس مبارک وجود کو جس کو تو نے اپنی خدیجہ اور اپنی نصرت قرار دیا۔ جس کو تو نے مقدس خاندان کا بانی بنایا۔ جس کے ذریعہ سے تو نے مخلوق پاک کا ظہور فرمایا۔ جس کو تو نے مسیح پاک اور بروز محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجیت کا فخر بخشا۔ اعلیٰ علیین میں مقام بلند و رفیع عطا فرما۔ اور اسکے درجات ہر آن بلند فرماتا چلا جا اور اس کی اولاد اور لواحقین پر بھی بے شمار رحمتیں اور فضل فرما۔ آمین ثم آمین

مشرقی پاکستان کی انجمن احمدیہ کی سرگرمیاں

(۱) ۳ ہر اپریل ۱۹۵۲ء کو رنگ پور میں شمالی بنگالی انجمن ہائے احمدیہ کا سالانہ جلسہ زیر صدارت جناب خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں باہر سے بہت سے احمدی احباب شامل ہوئے نیز مقامی غیر احمدیوں میں سے بہت سے معززین نے بھی شرکت کی۔

۲۔ رنگ پور کے جلسہ میں شرکت کے لئے جناب مولوی ظل الرحمٰن صاحب اپنے دو دیہاتی مبلغ شاگردوں کے ساتھ تشریف لے گئے ہیں۔ اور جناب صوبائی امیر صاحب کے ارشاد کے مطابق انہیں دو ہفتہ تک شمالی بنگال میں بغرض تبلیغ ٹھہرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

۳۔ جناب مولوی محمد صاحب صوبائی امیر ۱۹ اپریل کی رات کو بذریعہ ہوائی جہاز بخیریت ڈھاکہ پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ۔ آپ مجلس مشاورت میں شامل ہونے کے لئے ۱۷ اپریل کو ربوہ تشریف لے گئے تھے

۴۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی وفات کی خبر آنے پر ۲۲ ر تاریخ کی صبح ۱۰½ بجے ڈھاکہ "دار التبلیغ" میں نماز جنازہ غائب کا اعلان کیا گیا۔ فوری طور پر دوستوں کو اطلاع دی گئی۔ چنانچہ پنج گاؤں اور نارائن گنج کے احباب بھی جناب امیر صاحب کی امارت میں شریک نماز جنازہ ہوئے۔ جناب امیر صاحب نے ایک سپیشل سرکلر کے ذریعہ تمام جماعتوں کو اس جانکاہ وفات کی خبر دی اور اعلان فرمایا۔ کہ اس خبر کے ملنے کے بعد پہلے جمعہ کو بعد نماز ہر جماعت نماز جنازہ غائب ادا کرے۔

خاکسار:۔ عبدالصمد خان چوہدری انچارج سرکلر ۴۔ بخشی بازار روڈ۔ ڈھاکہ

"تحریک جدید الٰہی تحریک ہے" (حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

تحریک جدید کے مطالبہ نمبر ۲ کی تعمیل میں کیا آپ امانت فنڈ میں اپنا کھاتہ کھول چکے ہیں

(افسر امانت تحریک جدید)

Regd. L No 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۞ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ؍
سہ ماہی ۷ ؍
ماہوار ۲½ روپے

یوم پنجشنبہ

۱۲ شعبان سنہ ۱۳۷۱ فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۰/۶ | ۸ ہجرت ۱۳۳۱ ہش | ۸ مئی سنہ ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۱۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ مئی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۷ مئی۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی صحت تا حال علیل ہے۔ بخار متواتر ہو رہا ہے جگر اور پھیپھڑوں کی حالت بھی اچھی نہیں۔ احباب کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

کوریا میں عارضی صلح کی خفیہ بات چیت ختم کر دی گئی

کمیونسٹوں نے جنگی قیدیوں کے تبادلہ سے متعلق اقوام متحدہ کی تجاویز مسترد کر دیں

کوریا، ۷ جولائی۔ کوریا میں عارضی صلح کی جو بات چیت اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں کے درمیان خفیہ طور پر ہو رہی تھی اُسے آج ختم کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیونسٹوں نے جنگی قیدیوں کے تبادلہ کے متعلق اقوام متحدہ کی جملہ تجاویز مسترد کر دی ہیں۔ اب تک صرف ان متنازعہ فیہ مسائل پر سمجھوتہ ہو سکا ہے۔ کمیونسٹ نمائندے اس بات پر راضی ہو گئے ہیں کہ کوریا کی نگران کمیٹی میں روس کو شامل نہیں کیا جائے گا۔ اور اقوام متحدہ نے ہوائی اڈوں کی تعمیر پر سے پابندیاں ہٹانے کی تجویز کو منظور کر لیا ہے۔

کوریا میں اقوام متحدہ کی فوجوں کے سپریم کمانڈر جنرل رجوے نے جو عنقریب اپنے موجودہ عہدے سے سبکدوش ہونے والے ہیں ایک بیان میں انکشاف کیا کہ اس وقت جنگی قیدیوں کے تبادلہ کا مسئلہ عارضی صلح کی تکمیل میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ اقوام متحدہ بارہ ہزار جنگی قیدیوں کے بدلے میں کمیونسٹوں کے ستر ہزار قیدی رہا کرنے کو تیار تھی۔ لیکن کمیونسٹ اس پر رضامند نہ ہو سکے

انہوں نے مزید کہا کہ اس سے زیادہ مراعات کسی صورت میں بھی نہیں دی جا سکتیں اور آئندہ اس سلسلے میں کوئی خفیہ بات چیت نہیں کی جائے گی بلکہ تمام مذاکرات کو منظر عام پر لایا جائے گا۔

زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے مسودہ قانون کی جملہ دفعات منظور کر لی گئیں

لاہور ۷ مئی۔ آج پنجاب اسمبلی نے تیسرے پہر زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے مسودہ قانون کی جملہ ۷ دفعات منظور کر لیں۔ حزب اختلاف کی طرف سے کل دو درجن ترمیمیں پیش کی گئیں۔ جن میں سے ایوان نے صرف تین کو منظور کیا۔ اس کے بعد بل تین آدمیوں کی ایک کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا جو تین دن کے اندر اندر ان ترامیم کو مسودے میں شامل کر کے بل کو تیسری خواندگی کے لئے مکمل کرے گی۔

جناح عوامی لیگ کے میاں عبد الباری نے زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے بعد فیس وصول کرنے کی دفعہ کو قابل اعتراض ٹھہرایا اور کہا کہ زمیندار اس قسم کی فیس ادا نہیں کر سکیں گے۔ اس کے علاوہ آزاد پارٹی کے امیر حسین شاہ نے بھی اس دفعہ کی مخالفت کی اور کہا کہ مالکان کی سستی یا غفلت کی وجہ سے زمینیں ناقابل کاشت اور سیم زدہ نہیں ہو جاتیں۔ بلکہ یہ سب آبپاشی کے غلط طریق کی وجہ سے ظہور میں آتا ہے۔ اس لئے ایسی زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے اخراجات بھی گورنمنٹ کو ہی برداشت کرنے چاہئیں نہ کہ زمینداروں کو۔

وزیر مال چودھری محمد حسین چٹھہ نے جنہوں نے یہ بل پیش کیا ہے ان اعتراضات کا کوئی جواب نہ دیا وہ بل کی آخری خواندگی کے وقت مکمل بحث کریں گے۔

پشاور میں انجنیرنگ کالج اور ورکشاپ کا سنگ بنیاد

پشاور ۷ مئی۔ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ خان عبد القیوم خاں نے آج پشاور یونیورسٹی کے انجنیرنگ کالج اور ورکشاپ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے انکشاف کیا کہ انجنیرنگ کالج اور ورکشاپ کا تمام ضروری سامان کراچی پہنچ چکا ہے۔ ورکشاپ کے سامان وغیرہ پر کل ۱۷ لاکھ روپیہ خرچ آیا ہے۔

انہوں نے مزید بتایا کہ انجنیرنگ کالج میں داخلہ جلد شروع کر دیا جائے گا۔ اور صوبہ سرحد کے علاوہ دوسرے صوبوں کے طلبا بھی اس میں تعلیم حاصل کر سکیں گے۔

لاہور میں ۲ دو اور جونیئر ماڈل سکول کھولے جائیں گے

لاہور ۷ مئی معلوم ہوا ہے کہ لاہور میں سمن آباد اور گلبرگ کالونی میں دو اور جونیئر سکول کھولے جائیں گے۔ سکول کیلئے عمارت امپروومنٹ ٹرسٹ مہیا کرے گا۔ ہر ایک سکول میں ۳۶۰ لڑکوں کو داخل کیا جائے گا جنہیں خاص قابلیت رکھنے والے تربیت یافتہ اساتذہ تعلیم دیں گے۔ اس وقت سنٹرل ماڈل سکول کے ملحقہ صرف ایک جونیئر ماڈل سکول ہے۔ جہاں داخلہ محدود ہوتا ہے اور بہتیرے لڑکوں کو مجبوراً داخل کرنے سے انکار کر دیا جاتا ہے۔

نزدیک و دور سے

ڈھاکہ ۷ مئی۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے گذشتہ ہنگامے کے موقعہ پر پولیس کی گولی چلانے کی تحقیق کرنے کے لئے جو کمیشن مقرر کیا تھا اس نے بیانات کی سماعت مکمل کر لی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کمیشن نے دو ہفتوں میں ۵۰ شہادتیں قلم بند کی ہیں۔

ٹوکیو ۷ مئی جاپان کی وزارت خارجہ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ ٹوکیو میں روسی افسران کو مزید قیام کا حق حاصل نہیں۔ اعلامیہ میں بتایا گیا ہے کہ جاپان نے معاہدہ پر دستخط کے بعد روس سے کوئی تعلقات نہیں رکھے۔ معلوم ہوا ہے کہ روسی نمائندے بہت جلد جاپان چھوڑ دیں گے۔

ڈھاکہ ۷ مئی آج ڈاکٹروں کے ایک بورڈ نے چوہدری محمد علی وزیر خزانہ کا معائنہ کیا۔ کل آپ دل کے دورے کی وجہ سے بیمار ہو گئے تھے۔ اب آپکی حالت اطمینان بخش بتائی جاتی ہے۔ دو ماہر ڈاکٹر کل ایک خاص طیارے کے ذریعے کراچی سے بھی روانہ کئے گئے تھے۔ معلوم ہوا ہے کہ چوہدری صاحب ایک مہینہ تک ڈھاکہ میں ہی آرام کریں گے۔

لاہور ۷ مئی۔ آج گورنمنٹ ہاؤس میں صوبے کی خوراک کی حالت پر ہز ایکسی لینسی مسٹر آئی آئی چندریگر۔ میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ وزیر اعلیٰ پنجاب۔ صوفی عبد الحمید وزیر خوراک۔ مسٹر آر ڈی بائی فورڈ سیکرٹری اور مسٹر ایچ ڈی صادق ڈائریکٹر فوڈ پنجاب کے درمیان بات چیت ہوئی

انڈونیشیا کے وزیر اعظم کو کراچی میں منعقد ہونیوالی اسلامی ملکوں کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں ضرور شرکت کرنی چاہیئے

انڈونیشیا کی ماشیومی اسلام پارٹی کا فیصلہ

کراچی ۷ مئی۔ انڈونیشی زبان میں شائع ہونے والا ایک مقتدر روزنامہ "پیما ڈنگن" رقمطراز ہے کہ انڈونیشیا کی ماشیومی اسلام پارٹی کی مجلس عاملہ نے اپنے ایک غیر معمولی اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ وزیر اعظم انڈونیشیا کو کراچی میں منعقد ہونے والی اسلامی ملکوں کی کانفرنس میں ضرور شرکت کرنی چاہیئے

انہوں نے اس سلسلہ میں انڈونیشیا کے وزیر اعظم پر زور دیا ہے کہ وہ ملک کے ۹۵ فیصدی سے زائد مسلمان آبادی کا خیال رکھتے ہوئے مجوزہ کانفرنس میں ضرور شریک ہوں۔

متذکرہ بالا روزنامے نے لکھا ہے کہ یہ فیصلہ اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا گیا ہے کہ انڈونیشیا کی کل آبادی کا ۹۵ فیصدی حصہ مسلمانوں پر مشتمل ہے۔

اینگلو عرب آئیل کمپنی سے شاہ ابن سعود کا مطالبہ

لنڈن ۷ مئی۔ یہاں کے سفارتی حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ ابن سعود نے اینگلو عرب آئیل کمپنی سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ تیل کی پیداوار کا ۶۶ فی صدی حصہ حکومت عرب کو دے۔ اسوقت عرب آئیل کمپنی تیل کی پیداوار کا نصف حصہ حکومت کو دے رہی ہے۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کے ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے شادی کی تھی

(از سلطان محمود صاحب انور متعلم جامعہ احمدیہ)

الفضل مورخہ ۹ اپریل ۱۹۵۲ء کا افتتاحیہ پڑھا۔ جس کا عنوان تھا۔ "کیا حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے شادی کی تھی" اس میں ایک دوست کے سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا گیا ہے۔

"چونکہ قرآن حکیم اور احادیث نبوی سے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے اہل وعیال کا کچھ پتہ نہیں چلتا۔ اور صرف قیاساً ہمیں ماننا پڑتا ہے۔ کہ ان کے اہل و عیال ضرور ہوں گے۔ اس لئے......"

جہاں تک احادیث نبوی کا تعلق ہے۔ بے شک ابھی تک کوئی ایسی حدیث نہیں ملی۔ جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی شادی کے بارے میں کچھ روشنی ڈالتی ہو۔ لیکن قرآن کریم جو تمام وجوہ اکمل اور اتم کتاب ہے۔ اور دنیا کی تمام تاریخوں سے بڑھ کر صحیح اور مکمل تاریخ ہے۔ اس بارے میں بھی ہماری راہنمائی فرماتا ہے۔ کہ دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بھی شادی کی۔ اور صاحب اولاد ہوئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ط (سورۃ رعد ع ۱۲)

یعنی "اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بے شک ہم نے تجھ سے پہلے بھیجے اور ان کو ازواج عطا کیں اور ہم نے ان کو صاحب اولاد بھی بنایا۔"

اب اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے دیگر انبیاء علیہم السلام کی طرح شادی کی تھی۔ ورنہ بصورت دیگر اللہ تعالیٰ ان کو اس جگہ ضرور مستثنیٰ فرماتے۔ پس چونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق نفی نہیں کی۔ اور دیگر انبیاء علیہم السلام میں ان کو شامل فرمایا ہے۔ جن کے متعلق بالوضاحت فرمادیا ہے۔ کہ ہم نے انہیں صاحب ازواج و اولاد بنایا۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بھی شادی کی ہو۔ اور نعمت اولاد سے نوازے گئے ہوں

پھر اس آیت سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس خیال کی بھی تائید ہو جاتی ہے۔ کہ شاید عیسیٰ خیل قبیلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسل سے ہو۔

اس کے علاوہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا قوم کی طرف نبی ہو کر آنا بھی بتاتا ہے۔ کہ آپ نے ضرور شادی کی ہو گی۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کا وجود قوم کے لئے اسوۂ حسنہ ہوتا ہے۔ اور جہاں وہ وعظ و نصیحت سے قوم کی اصلاح کرتے ہیں۔ وہاں وہ قوم کے اندر رہ کر اپنے نعمل (عمل) سے بھی قوم کی تربیت کرتے ہیں۔ پس جب ہم یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام قوم کے لئے مصلح و مربی ہو کر آئے تھے۔ تو اس کے ساتھ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے شادی کی ہو۔ اور صاحب اولاد ہوئے ہوں۔ ورنہ بصورت دیگر آپ کے بہت سے جوہر مخفی رہتے ہیں۔ اور آپ خاوندوں۔ بیویوں اور آگے صاحب اولاد ہونے کی صورت میں ان کے لئے اپنے آپ کو بطور نمونہ پیش نہیں کر سکتے تھے۔ پس آپ کا قوم کی طرف مربی ہو کر آنا ہی بتاتا ہے۔ کہ آپ نے زندگی کے ان شعبوں میں بھی اپنے عمل سے قوم کی تربیت اور راہنمائی فرمائی ہو گی۔

پھر عقل سلیم بھی اس بات کے ماننے سے قاصر ہے۔ کہ ایک شخص ایک سو بیس سال تک زندہ رہتا ہے۔ اور اتنا لمبا عرصہ اسے شادی کی ضرورت نہیں پڑتی۔

باقی رہا یہ کہ آپ کے اہل وعیال کے متعلق تاریخ نے روشنی نہیں ڈالی۔ تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ مندرجہ بالا آیات سے اگلی آیت میں فرماتے ہیں۔ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۖ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتٰبِ ○

یعنی "اللہ تعالیٰ جس (ذکر) کو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے۔ اور جس (ذکر) کو چاہتا ہے باقی و ثابت رکھتا ہے۔ اور اصل علم اسی کے پاس ہے۔"

پس آپ کی ازدواجی زندگی کے متعلق صحیح حالات و واقعات کا نہ ملنا بھی عین الٰہی منشاء کے مطابق ہے لیکن اس سے ہمیں ہرگز یہ قیاس نہیں کرنا چاہیئے کہ آپ نے زندگی کے ایک اہم پہلو کو سرے سے ہی نظر انداز کر دیا ہو گا۔

باقی آپ کے اہل وعیال کے بارے میں ہمیں علم نہ ہونے سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا۔ کہ آپ نے شادی کی ہی نہیں تھی۔ کیونکہ کسی چیز کے متعلق عدم علم سے اس چیز کا عدم وجود لازم نہیں آتا۔ جب شرعی طور پر شادی کرنا سنت انبیاء ہے اور اسلام نے اس کی تاکید کی ہے۔ اس لئے ماننا پڑے گا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی شریعت کی پیروی کی ہو گی۔ اور سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے فطرتی مذہب یعنی اسلام کے مطابق عمل کیا ہو گا۔ جو کہ فطرتی مذہب ہونے کی وجہ سے ابتداء آفرینش سے دنیا میں کار فرما ہے۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

زبان عربی کی خصوصیات

(از غلام رسول صاحب متعلم تعلیم الاسلام کالج لاہور)

دنیا میں مختلف بولیاں بولنے والی قومیں آباد ہیں۔ اور اسلام مدعی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ہر قوم کا رب ہے پھر دنیا کی تمام زبانوں کو نظر انداز کر کے کامل اور عالمگیر شریعت کیلئے عربی زبان کا انتخاب کیوں کیا گیا؟ سو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ کسی چیز کے انتخاب کے وقت اس کے حسن و قبیح کے تمام پہلوؤں پر نظر غائر ڈالنا نہایت ضروری ہے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ عربی زبان اپنے اندر ایک ایسا لاجواب حسن رکھتی ہے۔ کہ قرآن کریم جیسی سراپا نعمت کے لئے عربی ہی کا انتخاب صحیح ہو سکتا تھا۔ اس میں بعض ایسی خصوصیات مرکوز ہیں۔ کہ جو بلحاظ حسن و جمال اپنی نظیر آپ ہیں۔ ذیل میں عربی زبان کی چند خصوصیات رقم کی جاتی ہیں۔

(۱) ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ "بیان" ایک اعلیٰ اور اچھوتی نعمت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس کا ذکر فرمایا ہے۔ خلق الانسان علمہ البیان۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی بیشمار نعمتیں انسان کو حاصل ہیں۔ ان سب کا ذکر نظر انداز کر کے نعمت "بیان" کا ذکر کرنا اس علم کی عظمت پر ایک زبردست گواہ ہے۔ پھر "عربی مبین" کہہ کر بیان کے مراتب عالیہ کو خدا تعالیٰ نے عربی کے ساتھ مختص کر دیا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جو زبان "علم بیان" کا قیمتی ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہو۔ اور اس میدان میں دیگر السنہ سے گوئے سبقت لے گئی ہو۔ یقیناً وہی قرآن کریم کے لئے انتخاب کی جانے کی مستحق ہے اگر کسی شخص کو یہ خلجان ہو۔ کہ دوسری زبانیں بھی "علم بیان" میں عربی کا ہم پلہ ہیں۔ تو اسے معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ یہ خیال خام ہے۔ عربی زبان میں اس قدر وسعت ہے۔ کہ ہر ایک مفہوم کو بے شمار مختلف پیرایوں میں ادا کیا جا سکتا ہے۔ حالانکہ غیر عربی میں بمشکل ایک آدھ طریق مل سکے گا۔ مثلاً عربی میں شیر کے مفہوم کو پانچسو اور سانپ کے مفہوم کو دو سو اسماء کے ساتھ تعبیر کرنے کی گنجائش ہے لیکن کوئی دوسری زبان عربی کی اس وسعت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

(۲) قول مشہور ہے۔ "احسن الکلام ما قل ودل" یعنی بہترین کلام وہ ہے جس کے الفاظ تھوڑے ہوں مگر مطالب کا وسیع ذخیرہ اس میں محفوظ ہو۔ یہ خوبی بھی عربی سے ہی مختص ہے۔ چنانچہ غنیمت۔ یقین ظن۔ وہم۔ شک۔ قرب (وہ حالت جس کی صبح کو قافلہ نے پانی کے گھاٹ پر وارد ہونا ہو) ایسے الفاظ ہیں۔ جن کے مفہوم کی ادائیگی کے لئے دوسری زبانوں کو کئی کئی فقروں کی ضرورت ہے۔ پھر عربی میں صرف حرکات کے تغیر سے وہ کام نکالا جا سکتا ہے۔ جس کے لئے دوسری زبانیں کئی کئی سطور کی محتاج ہیں۔ چنانچہ صرف "مدخ" کو جب "دخ" مکسرہ کے ساتھ پڑھیں۔ تو اس کے معنی ہوں گے۔ "نہ تیز چل

نہ آہستہ۔ چلہ میانہ روی اختیار کر"

(۳) جس طرح بعض اوقات لطیف اشاروں ابرو کی حرکت اور ایک خاص انداز اداسے ایک مبسوط مفہوم کو ادا کیا جا سکتا ہے۔ بعینہ اسی طرح عربی میں ایسے اشارے پائے جاتے ہیں مثلاً کہا جاتا ہے۔ کہ فلاں کثیر الرماد (فلاں راکھ کے ڈھیر والا) مطلب یہ ہے۔ کہ وہ بہت مہمان نواز ہے۔ کیونکہ راکھ کی کثرت دلالت کرتی کہ اس کے ہاں کھانا کثرت سے پکتا ہے۔ اور کھانے کی کثرت مہمانوں کی آمد کو مستلزم ہے کیونکہ اس کے لئے کھانے والوں کا ہونا ضروری ہے۔

(۴) شعلہ زنہ کلام کی تاثیر اور اس کی لطافت جو اسے نثر کے مقابلہ میں حاصل ہے۔ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔ مگر شعر کی صحت کا معیار "مسلم عروض" صرف اسی زبان کی ایجاد ہے۔ دوسری زبانوں کے پاس اوزان اشعار کو پرکھنے کے لئے کوئی کسوٹی نہیں۔

(۵) کیفیت کا استعمال کم و بیش تمام قوموں میں مستحسن سمجھا گیا ہے۔ کیونکہ یہ اظہار تعظیم کا ذریعہ ہے۔ بقول شخصے

اکنیہ حین انادیہ لاکرمہ
ولا القبہ والسوءۃ اللقب

یعنی میں اسے کسی لقب کے ساتھ نہیں۔ بلکہ ازراہ تعظیم کنیت کے ساتھ پکارتا ہوں۔

(۶) تشبیہ اور مجاز کو جو وسعت عربی میں حاصل ہے۔ وہ غیر زبانوں میں بالکل مفقود ہے حالانکہ تشبیہ اور مجاز اظہار معنی کا نہایت ہی دلآویز پیرایہ ہے۔

(۷) عربی زبان کا حسن بے حد وسیع اور بیاد (بیاد ؟) معلوم ہونے لگتا ہے۔ جب اس کے حروف و الفاظ کی وضع میں کسی مقتدر حکیم ہستی کی کارفرمائیاں جلوہ گر نظر آتی ہیں یعنی گویا ایک ایک کلمہ ایک ایک لفظ میں خدا تعالیٰ کی حکمت اور پرکیف صنعت جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔ چنانچہ عربی میں ع۔ ر۔ ب حروف مجموعہ میں ہمیشہ انتقال اور ترقی کے معنی ملحوظ رہتے ہیں۔ خواہ ان کی ترتیب کو عرب۔ بعر۔ رعب۔ برع۔ ربع۔ عبر کسی صورت میں تبدیل کر دیا جائے اسی طرح ق۔ ط۔ ع خواہ کسی جگہ اور کسی صورت میں اکٹھے ہو جائیں۔ قطع (کاٹنا) کے معنوں پر ضرور حاوی رہیں گے۔ وعلیٰ ھذا القیاس

(باقی)

درخواست دعا۔ میری امی جان بیمار ہیں احباب درد دل سے دعا کریں۔

(محمد سعید احمد از رتن باغ لاہور)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اصلاحِ نفس کا خیال سب سے زیادہ رکھنا چاہیئے

"یاد رکھو کہ مذہب صرف قیل و قال کا نام نہیں۔ بلکہ جب تک عملی حالت نہ ہو کچھ نہیں۔ خدا اس کو پسند نہیں کرتا۔ جس قدر بزرگ اسلام میں یا ہندوؤں میں اوتار وغیرہ گذرے ہیں۔ ان کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے عمل سے ان سچائیوں کو جن کا وہ وعظ کرتے تھے ثابت کر دکھایا ہے۔ قرآن شریف میں بھی یہی تعلیم ہے یا ایھا الذین اٰمنوا علیکم انفسکم۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ جس شخص کے اندر خود روشنی اور نور نہیں۔ وہ اگر زبان سے کام لے گا۔ تو وہ مذہب کو بچوں کا کھیل بنا دے گا۔ اور حقیقت میں ایسے ہی مصلحوں سے ملک کو نقصان پہونچتا ہے۔ ان کی زبان پر منطق اور فلسفہ جاری رہتا ہے۔ مگر اندر خالی ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ جانتا ہے۔ کہ میں نہایت خیر خواہی سے کہہ رہا ہوں۔ خواہ کوئی میری باتوں کو نیک ظنی سے سنے یا بدظنی سے۔ مگر میں کہوں گا کہ جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے۔ اسے چاہیئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو یہ سورج جو روشن ہے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم کے معلم نے یہی تعلیم دی ہے۔ لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے۔ لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرے۔ اور خیر خواہی کرے۔ وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے۔ قدیم زمانہ کے رشی اور اوتار جنگلوں اور بنوں میں جا کر اپنی اصلاح کیوں کرتے تھے۔ وہ آجکل کے لیکچراروں کی طرح زبان نہ کھولتے تھے۔ جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خدا تعالےٰ کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے۔ جو جھگڑے پیدا کرتا ہے۔ اور جو نور معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے۔ وہ بارش کی طرح ہے جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔" (الحکم ۷ ستمبر ۱۹۰۴ء)

حاضرین مجلس شوریٰ ۱۹۵۲ء کو یاد دہانی

مسجد فضل امریکہ کے چندہ کے بارے میں آپ نے اپنے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشادات اپنے کانوں سے سنے اور خانۂ خدا کی تعمیر میں مخلصین نے حصہ لینے کے لئے جس جوش اور اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ وہ ایمان پرور نظارہ آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اس لئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس سکیم کو کامیاب بنانے کی ذمہ واری آپ کے کندھوں پر ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ احباب جماعت کو خوشی کی تقاریر پر چندہ مسجد امریکہ کی یاد دہانی خصوصیت کے ساتھ کرا دیا کریں۔ وکیل المال تحریک جدید ربوہ

درخواستِ دعا

حضرت مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

عزیزی مسٹر بی احمد سیکرٹری مال سلسلہ احمدیہ ساکن پیانگاڑی مالابار کو اللہ تعالےٰ مرض مرگی کے حملوں سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ حاصل ہو آمین

"آئینہ کمالاتِ اسلام و چشمۂ معرفت"

کے نسخے ابھی ریزرو کرا لیں

خاص رعایت

آئینہ کمالات اسلام جس کا دوسرا نام دافع الوساوس ہے ایک ضخیم کتاب ہے۔ جو ۲۰×۲۶ کاغذ کے سائز پر ۷۰۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کتاب کے متعلق فرماتے ہیں۔ "ھو نافع جاللذین یریدون ان یروا حسن الاسلام ویکفون افواہ المخالفین یعنی کتاب ان لوگوں کے لئے جو اسلام کا حسن دیکھنا یا دکھانا چاہتے ہیں۔ اور مخالفین اسلام کا منہ بند کرتے ہیں نہایت مفید کتاب ہے

ایک رؤیا میں اللہ تعالےٰ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کتاب پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ حضور اپنی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ اور میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں کتاب آئینہ کمالات اسلام ہے ... اور آنجناب صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت مبارک اس مقالہ پر رکھی ہوئی ہے کہ جہاں صحابہ رضی اللہ عنہ کے کمالات اور صدق و صفا کا بیان ہے۔ اور آپ تبسم فرماتے ہیں اور کہتے ہیں ھذالی وھذا لاصحابی یعنی یہ تعریف میرے لئے ہے۔ اور یہ میرے صحابہ کے لئے اور پھر بعد اس کے خواب سے الہام کی طرف میری طبیعت متنزل ہوئی۔ اور کشفی حالت پیدا ہو گئی۔ تو کشفاً میرے پر ظاہر کیا گیا کہ اس مقام پر خدا تعالےٰ کی تعریف ہے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے اپنی رضا ظاہر کی۔ اور پھر اس کی نسبت یہ الہام ہوا کہ ھذا ثناءٌ لی یعنی یہ تعریف میرے لئے ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۱۵ و صفحہ ۲۱۶ حاشیہ)

یہ عظیم الشان کتاب زیر طبع ہے جو ماہ مئی کے آخر تک تیار ہو جائے گی۔ اس کی قیمت ۶ روپے ہو گی۔ لیکن جو دوست ۲۰ رمئی تک قیمت داخل خزانہ بک ڈپو تالیف و تصنیف کرا دیں گے انہیں یہ کتاب پانچ روپے میں دی جائے گی

چشمۂ معرفت

بھی چار سو صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آریوں کے قرآن مجید پر تقریباً تمام بڑے بڑے اعتراضات شق القمر۔ تعدد ازدواج۔ حوا کا آدم کی پسلی سے پیدا ہونا صفات الٰہیہ پر اعتراضات وغیرہ بیسیوں سوالات کے مفصل جوابات کے علاوہ اس میں سکھوں کی کتب کے حوالجات سے بابا نانک صاحب کا مسلمان ہونا ثابت کیا ہے اور بمقابلہ دیگر ادیان اسلام کے محاسن و فضائل کو بدلائل قاطعہ ثابت کیا گیا ہے۔ یہ کتاب بھی زیر طبع ہے۔ اس کی قیمت چار روپے ہو گی۔ لیکن جو دوست ۳۱ رمئی تک اس کی قیمت داخل خزانہ کرا دیں گے۔ انہیں یہ کتاب تین روپے میں دی جائے گی۔ یہ دونوں کتابیں بوجہ ضخامت و گرانی کاغذ وغیرہ تھوڑی تعداد میں شائع کی جائیں گی۔ اس لئے دوستوں کو ابھی سے ان کے نسخے ریزرو کروا لینے چاہئیں ÷

(انچارج تالیف و تصنیف ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) مولوی خورشید احمد صاحب شاد استاذ جامعۃ المبشرین شدید بیمار ہیں۔ احباب دردِ دل سے دعائے صحت فرمائیں۔ (۲) احباب چودھری عنایت اللہ صاحب بی۔ایس۔سی اور ان کے لڑکے چودھری بشیر احمد صاحب بی۔اے کا ٹی انسپکٹر کے مقدمۂ قتل میں باعزت بریت کے لئے دعا فرمائیں۔ ۱۳/۵/۵۲ کو تاریخ شہادت ہے۔ خاکسار امین اللہ عفی عنہ احمدیہ مسجد لائل پور۔ (۳) میرے نسبتی بھائی مکرم راجہ غلام مصطفیٰ صاحب امیر جماعت احمدیہ نصیرا نا رنگ کا زمین کا مقدمہ ہے۔ جو کہ اس کے غیر احمدی رشتہ داروں نے بنایا ہوا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مقدمہ مذکور میں کامیابی بخشے۔ (۴) مکرم محمد ابراہیم صاحب خلیل مبلغ سلسلہ احمدیہ P.O. 353 فری ٹاؤن ویسٹ افریقہ سے لکھتے ہیں۔ میری لڑکی امینہ قدسیہ اور اسکی والدہ محمودہ خلیل اور جماعت احمدیہ فری ٹاؤن کے عام احمدی احباب مرد و زن بچوں کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (۵) مکرم حکیم مولوی محمد عبدالعزیز صاحب ریٹائرڈ چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ نے اپنی آنکھوں کا اپریشن کرایا ہے۔ دعائے صحت فرمائیں۔ اور ان کی بیوی (ہمشیرہ سلطانہ) کے لئے بھی دعا فرمائیں۔ اور ان کی دکان میں خدا برکت ڈالے۔ (۶) بندہ امسال ادیب فاضل کے امتحان میں شرکت کر رہا ہے۔ جو عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ احباب سے اپنی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار سید محمد داؤد دفتر ناظر اعلیٰ ربوہ۔ (۷) میری بیوی بیمار ہے۔ احباب سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔ خواجہ محمد شفیع منترا کونہ بنگال۔ (۸) امسال میں ساتویں اور میری بہن ناصرہ آٹھویں کا امتحان دے رہے ہیں۔ اور میری بڑی بہن طاہرہ اور بڑا بھائی عبدالمومن دسویں جماعت کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ ہماری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز دینی دنیوی ترقیات کے لئے بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ خاکسار عبداللطیف ابن عبدالمجید کراچی۔ (۹) مکرمی چودھری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ و امیر جماعت منٹگمری بعارضہ بخار بیمار رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی ان کو دیگر امراض لاحق ہیں۔ ان کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار غلام مصطفیٰ از لاہور۔ (۱۰) میرا لڑکا عزیز نذیر احمد عرصہ پانچ یوم سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے۔ خواجہ شمس الدین ۳۰ نسبت روڈ لاہور۔

وی۔پی طلب کرنا

اپنے آپ کو اور سلسلہ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ سیدھا اور محفوظ طریق یہ ہے۔ کہ قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوائی جائے۔ اس سے وقت کی بچت ہوتی ہے کیونکہ وی۔پی طلب کرنے کے لئے پہلے آپ ایک کارڈ یا لفافہ دفتر کو لکھتے ہیں۔ جو دو یا تین دن میں دفتر کو ملتا ہے۔ پھر دفتر ہذا کی طرف سے وی۔پی بھجوایا جاتا ہے۔ جو آٹھ دس دن میں طلب کنندہ کے پاس پہنچتا ہے۔ طلب کنندہ کے وی۔پی چھوڑا لینے کے بعد بعض دفعہ تو صرف آٹھ دس دن میں رقم دفتر ہذا میں پہنچتی ہے۔ مگر خریدار اُسی دن سے پرچہ کا منتظر رہتا ہے کہ جس دن اُس نے وی پی چھوڑایا تھا۔

بسا اوقات وی پی چھوڑائے جانے کے بعد ڈاکخانہ کی دفتری کاروائی یا غفلت میں پھنس جاتا ہے اسلئے دفتر اس لحاظ سے معذور ہوتا ہے۔ کہ اس کے پاس رقم نہیں آئی۔ اور خریدار اس لحاظ سے پریشان ہونے میں ایک حد تک حق بجانب ہوتا ہے۔ کہ وہ ڈاکخانہ کو رقم دے۔

پس وی پی منگوانے میں ایک تو اٹھارہ بیس دن کا انتظار کرنا یا بعض صورتوں میں جبکہ وی پی ڈاکخانہ میں پھنس جائے مہینوں کا انتظار، دگنا خرچ اور گمشدگی کی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مگر منی آرڈر میں ایک خریدار چار یا پانچ دن میں بہت کم خرچ پر جاری کرا سکتا ہے۔ آپ قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجواتے ہوئے کوپن پر جو چاہیں لکھ دیجئے۔ رقم ملتے ہی پرچہ جاری کر دیا جائیگا۔ آپ کو انتظار نہ کرنا پڑیگا۔ نئے خریدار خصوصی وی پی منگوانے سے اجتناب فرمائیں اور اپنے آپ کو اور دفتر ہذا کو نقصان رقم اور وقت سے محفوظ رکھیں۔ (مینیجر)

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۸ مئی ۱۹۵۲ء

مہاجرین اور انصار

پاکستان کے وزیر بحالیات ڈاکٹر اشتیاق حسین نے ۴ مئی کو ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے بہاولپور میں فرمایا ہے کہ

"مہاجرین کو کسی الگ طبقے یا جماعت میں شامل نہیں ہونا چاہیئے۔ مہاجر و انصار میں کسی قسم کی تفریق پیدا کرنا نہ صرف مہاجرین کے لئے مہلک ہے بلکہ ملکی مفاد کے لئے بھی خطرناک ہے"

آپ نے ایسے عناصر کی سخت مذمت کی ہے۔ جو بہاولپور کے انتخابات میں مہاجر و انصار کی تفریق پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض لیڈر قسم کے لوگ اپنے ذاتی مفاد کے لئے مہاجرین اور انصار کا سوال اٹھاتے ہیں۔ بے چارے غریب لوگ یہ سمجھ کر کہ یہ لیڈر ان کے ہمدرد ہیں۔ اور ان کی کوششوں سے ان کو بھی کوئی فائدہ ہوگا۔ ان کے پیچھے لگ جاتے ہیں۔ اور اس طرح دانستہ یا نادانستہ پاکستان میں ایک اور تلخ سوال پیدا کرنے کا سبب بن جاتے ہیں۔ جو لوگ اس وقت پاکستان میں بطور پاکستانیوں کے آباد ہو چکے ہیں ان میں خواہ کچھ یہاں دوسرے علاقوں سے آئے ہوں۔ اب وہ ملک میں ویسے ہی حقوق رکھتے ہیں۔ جیسا کہ یہاں کے پہلے رہنے والے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ جو لوگ دوسرے علاقوں سے مجبوراً یہاں آئے ہیں۔ ان میں سے اکثر کو مال و جائداد کا سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اس لئے جہاں تک ایسے نقصان کی تلافی کا سوال ہے محکمہ بحالیات حتی الوسع ان کے لئے سہولتیں پیدا کرنے کا ذمہ وار ہے۔ اور ایسی صورت میں اپنی پوزیشن محکمہ کے سامنے واضح کرنے کے لئے اگر وہ اپنے تئیں اگر شناخت کے لئے وہ کوئی خاص نام دیتے ہیں۔ تو مضائقہ نہیں ہے لیکن انتخابات ایسے معاملات میں مہاجر و انصار کا سٹنٹ اور نعرہ بازی واقعی نہایت مذموم ہے اس سے ملک میں جہاں پہلے ہی کئی دیگر وجوہات کی بناء پر کئی قسم کے طبقات بنتے ہوئے ہیں۔ ایک نئی وجہ تفریق و تشتت ایجاد کر لینا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ خاص کر ملکی انتخابات میں تو اس سٹنٹ کا استعمال نہایت برا ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ لوگ کسی سیاسی نظریہ کے اختلاف کی بناء پر ایک دوسرے کے بالمقابل کھڑے نہیں ہوتے۔ بلکہ محض ذاتیات کے پیش نظر ایسا کر رہے ہیں۔ اور ذاتیات کے جھگڑے ایسے ہیں۔ جو ملک میں کبھی صحیح جمہوری اصولوں پر ملک کا ارتقاء نہیں ہونے دیں گے۔

ہمارے ملک میں جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے پہلے ہی کئی طبقاتی تفریق و تشتت کی لعنتیں موجود ہیں۔ کہیں سید مغل اور شیخ کے جھگڑے موجود ہیں تو کہیں جاٹ اور راجپوت اپنی اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنائے بیٹھے ہیں۔ کہیں زمیندار اور غیر زمیندار کی تفریق ہے۔ تو کہیں برادریوں کی تقسیم در تقسیم چلی جاتی ہے۔

یہ تقسیم صرف ملکی یکجہتی کے ہی منافی نہیں بلکہ اسلامی تعلیم کے بھی سخت خلاف ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں طبقاتی جھگڑوں اور قبائلی ذہنیت کی سخت مذمت فرمائی ہے۔ اسلام امتیاز کے لئے تو مختلف ناموں پر قبیلوں کی اجازت دیتا ہے۔ مگر زندگی کے کاروبار میں ایسی تفریقوں کو تقوے کا دشمن قرار دیتا ہے۔ وہ خاندانوں سے نہیں بلکہ اعمال سے انسانوں کی قیمت لگاتا ہے۔ ع

کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

مہاجرین اور انصار کی صورت میں تو تفریق کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے۔ اور ان الفاظ کا استعمال مہاجرین اور انصار دونوں کے لئے سخت مضر ہے۔ اس سے خواہ مخواہ پاکستان کے باشندوں میں باہمی چپقلش اور دشمنی کی بناء پڑتی ہے۔ اور خواہ مخواہ رقابت سی پیدا ہو جاتی ہے۔ حالانکہ اب سب ایک ہی ملک کے باشندے ہیں۔ اور سب پاکستانی ہیں کسی کو ایک دوسرے پر اس لحاظ سے برتری نہیں ہے۔ کہ وہ پہلے یہاں کا رہنے والا ہے یا تقسیم کے بعد یہاں آیا ہے۔

ڈر ہے کہ جتھہ بازی سے مہاجرین کہلانے والے کہیں انصار کہلانے والوں کی ہمدردی ہی نہ کھو دیں۔ کیونکہ جب وہ جتھہ بنا کر بالمقابل کھڑے ہونگے تو ان کے خلاف مخالفت کے جذبات بھی ضرور ابھریں گے۔ اور جو فائدہ ان کو ہمدردی کی وجہ سے پہنچ سکتا تھا نہ صرف اس سے محروم ہوں گے۔ بلکہ اپنے جائز حقوق سے بھی اغلباً محروم رہیں گے۔ کیونکہ جب وہ اجتماعی طاقت سے دوسروں کو مرعوب کرنے کی کوشش کریں گے۔ تو دوسرے بھی ان کے خلاف جتھہ بندی کر کے مقابلہ کریں گے۔ اور ان کی طاقت کو کچلنے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح نہ صرف دونوں کا ذاتی نقصان ہوگا۔ بلکہ ملک و قوم کو بھی سخت نقصان ہوگا اور اس طرح بھی وہ مزید نقصان اٹھائیں گے۔ جب تمام جسم کمزور ہوگا۔ تو اس کے اجزا بھی لازماً کمزور ہوں گے

اس بیماری کو دور کرنے کے لئے ہماری تجویز یہ ہے۔ کہ سرکاری کاغذات اور اخبارات وغیرہ میں بھی اب مہاجرین اور انصار کے الفاظ استعمال کرنے ترک کر دیئے جائیں۔ اور سب کے لئے پاکستانی کا لفظ استعمال کیا جائے۔ صرف محکمہ بحالیات کو اجازت ہونی چاہیئے۔ کہ وہ تقسیم کے بعد سے آنے والوں کے لئے محض امتیاز کی خاطر کوئی اور خاص لفظ استعمال کر لیا کرے۔ اگر محکمہ بحالیات میں آئندہ کوئی نیا لفظ استعمال کرنا شروع ہو جائے تو مہاجر اور انصار کے الفاظ کے ساتھ جو تلخیاں چمٹ گئی ہیں ممکن ہے کہ جلد فراموش ہو جائیں اور پاکستان کم سے کم ایک اور اندرونی طبقاتی جنگ کے بد اثرات سے بچ جائے:

بھارت کے مسلمانوں کو اپدیش

دہلی کے مشہور ہندی اخبار "ویر ارجن" میں ایک ہندو وکیل درگا شنکر کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں بھارت کے مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اسلام چھوڑ کر ہندومت اختیار کر لیں۔ چنانچہ مضمون نگار لکھتا ہے۔

"بھارت میں چار کروڑ مسلمان آباد ہیں۔ ان میں مشکل سے دس پندرہ لاکھ پٹھان سید اور مغل ہوں گے۔ باقی سب مقامی لوگ ہیں۔ تقریباً دو سو سال پہلے یہ سب ہندو تھے۔ اور زیب نے "مسلمان بنو ورنہ جزیہ دو" کا نعرہ لگا کر ان کو مسلمان بنا لیا۔

"اگر بھارتی مسلمان ہندو مذہب اختیار کر لیں۔ تو بھارت سے سارے فرقہ وارانہ اختلاف ختم ہو جائیں۔ اور یہی وہ طریقہ ہے جس پر عمل کر کے وہ اپنے قدیم تمدن اور روایات کو برقرار رکھ سکیں گے۔

"ہندو مذہب قبول کرنے کے بعد مسلمانوں کی بے روزگاری ختم ہو جائے گی۔ اور وہ دلجمعی سے تجارت کر سکیں گے۔ اس وقت ان کے لئے بہترین راستہ یہی ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ پر ٹھنڈے دل سے سوچیں اور ہندو مذہب قبول کر لیں"

آدمی ان اقتباسات کو پڑھ کر ان کے بین السطور کا مطلب پا سکتا ہے۔ گویا درگا شنکر وکیل دہلی بھارت کی سیکولر حکومت اور ہندوؤں کی انتہائی متعصبانہ ذہنیت کی شہادت دے رہے ہیں یعنی وہ پکار پکار کر جتلا رہے ہیں کہ بھارت کے مسلمانوں کی مشکلات کی وجہ ایک ہے اور صرف ایک اور وہ یہ ہے کہ اعلےٰ ذات کا ہندو اقوام عالم میں اس دور جمہوریت میں بھی پرلے درجہ کا متعصب تنگ نظر اور بزدل ظالم انسان ہے کیونکہ بقول درگا شنکر بھارت کے مسلمانوں کی بے روزگاری صرف اس طرح دور ہو سکتی ہے۔ اور وہ صرف اس طرح دلجمعی سے تجارت کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اپنا ایمان چھوڑ دیں۔ اور ہندو بن جائیں

مگر

سوال یہ ہے کہ کیا جناب درگا شنکر صاحب کو پورا پورا یقین ہے کہ اگر مسلمان اپنا دین فروخت کر دیں گے۔ تو ان کی بے روزگاری واقعی دور ہو جائے گی۔ اور وہ واقعی دلجمعی سے پھر بھی تجارت کر سکیں گے۔ اس کی ضمانت ان کے پاس کیا ہے؟

کیا وہ یقین دلاتے ہیں کہ اگر بھارت کے تمام مسلمان ہندو ہو جائیں۔ تو ان کو دو جنموں میں شامل کر لیا جائے گا۔ اور شودر بنا کر صدیوں کی ذلیل و خوار ۱۵ کروڑ اچھوت اور دلت اقوام میں نہیں ہانک دیا جائے گا۔ اور اس طرح سیدوں۔ مغلوں اور پٹھانوں کو چوہڑوں۔ چماروں میں نہیں شامل کر دیا جائے گا۔ جن کا سایہ بھی دو جنمی ہندو کے لئے زہر کا حکم رکھتا ہے۔

یہ صلح جو مسلمانوں کا ہمدرد درگا شنکر دہلی کا ایڈووکیٹ اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ پر الزام لگاتا ہے۔ کہ اس نے ہندوؤں کو "مسلمان بنو ورنہ جزیہ دو" کا نعرہ لگا کر مسلمان بنایا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندومت اتنا اعلےٰ ہے۔ کہ اس کے پیرو اپنا دین ڈھائی آنہ سالانہ کے عوض فروخت کر سکتے ہیں۔ اور یہ مت ہے جس میں شمولیت کی آپ اب مسلمانوں کو بھی دعوت دے رہے ہیں بلکہ دھمکا رہے ہیں کہ

"اے مسلمانو ہندو بن جاؤ ورنہ تمہارے روزگار بند کر دیئے جائیں گے۔ اور تمہاری تجارتیں لوٹ لی جائیں گی۔"

پھر جناب درگا شنکر صاحب ہمیں یہ تو بتائیں کہ ہندومت ہے کیا؟ ویدوں کو ماننے والا بھی ہندو۔ ویدوں کی نندیا کرنے والا بھی ہندو خدا کو واحد ماننے والا بھی ہندو۔ ۳۳ کروڑ دیوتوں کی پوجا کرنے والا بھی ہندو۔ اور خدا کو گالیاں دینے والا بھی ہندو۔ وہ بھی ہندو جس کے سایہ سے ہندو پلید ہو جاتا ہے۔ اور وہ بھی ہندو جو ہندو کے سامنے سے پلید ہو جاتا ہے۔ کرشن کے بھگت بھی ہندو اور کرشن کے اتیاچاری بھی ہندو۔ رام جپنے والا بھی ہندو اور رام کو گالیاں دینے والا بھی ہندو

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

بقیہ صفحہ ۳ لیڈر

کسی دیوتا کی پوجا کرنے والا بھی ہندو اور اسی دیوتا کی پوجا کرنے کی پاداش میں سزا پانے والا بھی ہندو۔ وید منتر سننے اور پڑھنے والا بھی ہندو اور وید منتر سننے سے جس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالنا چاہیئے اور وید منتر پڑھنے پر جس کی زبان گدی سے کھینچ کر نکال دینی چاہیئے وہ بھی ہندو۔

درگا شنکر صاحب بتائیں کہ وہ بھارت کے مسلمانوں کو ہندوؤں کی تمام قسموں میں سے کس قسم کا ہندو بنانا چاہتے ہیں۔

بات دراصل یہ ہے کہ خدا کا عذاب پھر بھارت پر منڈلا رہا ہے۔ کہ اس میں ایسے ایسے وددان پھر پیدا ہو رہے ہیں۔

ہندوستان کی تاریخ کا مطالعہ کر کے دیکھ لو جب کبھی برہمنزم کو اپنے ظلم و ستم کے پرپرزے نکالنے کا موقع ملا ہے اس وقت ضرور اس پر عذاب آیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں وہ پھر صدیوں کے لئے دوسروں کا محکوم بنتا چلا آیا ہے۔

کیا تاریخ اپنے آپ کو پھر دہرائے گی؟۔ البتہ۔

کمیونزم! کمیونزم!! کمیونزم

اگر بھارت کے سیکولر ملک میں ایسے ہی وددانی پیدا ہوتے رہے تو کمیونزم کا عفریت اسے دبوچ لے گا۔

اے جناب ایڈیٹر صاحب درگا شنکر! آیئے۔ کیا اس دعوت سے کہ بھارت کے مسلمان ہندو بن جائیں یہ دعوت بہتر نہیں ہوگی کہ تمام ہندو تینتیس کروڑ دیوتاؤں کی پوجا چھوڑ کر ایک واحد یگانہ خدا کے پجاری بن جائیں۔ اور اس دین میں شامل ہو جائیں۔ جس میں کوئی اونچ نیچ جاتی کی تمیز نہیں۔ جس میں سب انسان برابر ہیں کوئی برہمن نہیں اور کوئی اچھوت نہیں۔ جس کا پہلا اصول توحید باری تعالےٰ ہے اور دوسرا اصول اسکے رسول پر ایمان ہے۔ جس میں تمام قوموں کے انبیاء علیہم السلام پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جو کنفیوشس۔ زرتشت، کرشن اور رام کو بھی ویسا ہی نبی سمجھتا ہے۔ جیسا اور نبیوں کو جو تمام اقوام کے راستبازوں کو یکساں طور پر عزت کرنا سکھاتا ہے

جس کا نام ہی اسلام ہے اور ص

فرانس ایران سے روئی خریدیگا

پیرس ۷ مئی۔ فرانس اور ایران کے درمیان ایک نئے معاہدے کے ماتحت فرانس ایرانی روئی خریدے گا

اس معاہدے کی رو سے دونوں ممالک کے درمیان ۰۰۰ر۰۰۰ر۵ فرانک کی مالیت کے تجارتی سامان کی خرید و فروخت ہوگی

روئی کے علاوہ فرانس ایران سے گوند، بیروزہ، کھالیں اور شیشے اور قالین بھی درآمد کرے گا۔

فرانس کی طرف سے ایران کو کپڑا۔ مشینری اور برقی سامان بھیجا جائے گا۔ (اسٹار)

سویڈن اور انڈونیشیا میں تجارتی معاہدہ

سٹاک ہالم ۷ مئی۔ سویڈن اور انڈونیشیا کے درمیان ایک نیا تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس کے تحت سویڈن انڈونیشیا سے زیادہ مال منگوانے لگے گا۔

انڈونیشیا سے کھوپرا، پام آئیل۔ ربڑ اور پٹ سن درآمد کیا جائے گا۔ اس کے عوض سویڈن انڈونیشیا کو، دیا سلائیاں، کاغذ اور انجینئرنگ کا سامان ارسال کرے گا۔ (اسٹار)

مغربی بنگال میں خوراک کا بحران پیدا ہوگیا

کلکتہ ۷ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی بنگال صوبہ میں خوراک کی خطرناک صورت حالات پر خاص توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کابینہ نے صورت حال پر غور کرنے کے بعد متعدد اقدامات پر بھی تبادلہ خیالات کیا اگرچہ حالات قحط کی حد تک نہیں پہنچے تاہم کابینہ نے سمندربن کے علاقے میں ہنگامی اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا ہے

ڈاکٹر بی۔ سی رائے نے تمام جماعتوں کی ایک خوراک کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ نئے منتخب شدہ اشتراکی ارکان نے ڈاکٹر رائے سے یہ مطالبہ کیا تھا۔ (اسٹار)

شام اور پاکستان کا معاہدہ

دمشق ۷ مئی۔ شام میں پاکستان کے نئے سفیر نے اعلان کیا ہے کہ وہ شام اور پاکستان کے درمیان دوستانہ تجارتی اور ثقافتی معاہدہ طے کرنے کے لئے بات چیت شروع کریں گے۔ (اسٹار)

ص جو دو جہنوں اچھوتوں دلتوں العزمن سب کے لئے یکساں طور پر سلامتی کا پیغام ہے

برطانیہ خطۂ سویز کی بابت اپنے نظریات تبدیل کرنیکو تیار نہیں

قاہرہ ۷ مئی۔ قاہرہ کے اخبارات نے لکھا ہے کہ اگر مسئلہ سوڈان کے متعلق اینگلو مصری مذاکرات منقطع ہو گئے تو شاید برطانیہ خطۂ سویز میں اپنے مستقر کے ناگزیر ہونے کی بابت اپنے نظریات میں تبدیلی پیدا کرے گا۔ لیکن یہاں اس خبر کی تصدیق نہیں کی گئی۔

سرکاری حلقوں نے وضاحت کی ہے کہ برطانیہ کے نزدیک سوڈان کا مستقبل اور خطۂ سویز کا اڈہ دو مختلف اور جداگانہ مسائل ہیں۔ اس لئے یہ خیال کرنا بالکل غلط ہے کہ مشرق وسطےٰ کے دفاع کی بابت برطانوی رویہ کا انحصار سوڈان کے آئندہ دستور کے سمجھوتے پر ہے۔

جب تک یہ تسلیم کیا جا رہا ہے کہ مشرق وسطےٰ کا دفاع ضروری ہے اس وقت تک خطۂ سویز کا مستقر کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ کیونکہ ابھی تک زیادہ مفید اور بہتر مستقر دریافت نہیں ہوا (اسٹار)

پاکستانی مصنوعات میں دلچسپی

لنڈن ۷ مئی ایک پاکستانی عہدیدار نے سٹار کو بتایا کہ فی الحال صحیح رائے تو قائم نہیں کی جا سکتی۔ مگر جس قدر لوگ پاکستانی سٹال پر آ رہے ہیں۔ ان کی تعداد گذشتہ سال کی نسبت زیادہ ہے دلچسپی لینے والے لوگ برابر پوچھ گچھ کے لئے آ رہے ہیں اور ان کی بات چیت سے ثابت ہوتا ہے کہ انہیں پاکستانی مصنوعات نہایت کشش انگیز معلوم ہوتی ہیں۔ سینکڑوں افراد کو پاکستان کی برآمدات کے متعلق اطلاعات بہم پہنچائی گئی ہیں بالخصوص چاندی اور تانبے کے ظروف سازوں، آلات جراحی اور دستکاریوں کے نمونوں کی بابت۔

بہت سے ممالک کی طرف سے جن میں آسٹریلیا، آسٹریا، کینیڈا۔ امریکہ شام، سعادت اور برطانیہ بھی شامل ہیں بہت کچھ دریافت کیا گیا۔

پاکستانی فلمیں روزانہ کئی مرتبہ دکھائی جا رہی ہیں اور کثرت سے لوگ انہیں دیکھنے کے لئے آ رہے ہیں۔ ہمارے محکمہ اطلاعات کے عہدیدار معلومات بہم پہنچانے کے لئے بہت محنت کر رہے ہیں۔ (اسٹار)

ہٹلر کی حکومت کے خلاف

اڑھائی کسادڑ پونڈ کا دعویٰ

برلن ۷ اپریل ۰۰۰ر۳۰۰ جرمنوں نے جنگ سے قبل ہٹلر کی نگرانی میں تیار شدہ ۱۰۰ پونڈ کی مالیت کی "عوامی کاروں" کو قسطوں پر خریدا تھا۔ وعدہ کیا گیا تھا کہ جنگ جیتنے کے بعد یہ کاریں خریداروں کو دی جائیں گی۔ اب ان خریداروں کے نمائندوں نے سیلے کی ایک عدالت میں قانونی چارہ جوئی شروع کر دی ہے۔ چونکہ ہزاروں گواہوں کے بیانات لئے جائیں گے اس لئے مقدمے کی سماعت پر کم از کم ایک سال لگے گا (اسٹار)

امریکہ میں بارہ ہزار سال قبل انسان کا گذر ہوا

قدیم ترین انسانی ہڈیوں کی دریافت

نیویارک ۷ مئی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ جس سرزمین کو اب امریکہ کہا جاتا ہے وہاں سب سے پہلے ۱۲ ہزار سال قبل انسان کا گذر ہوا میکسیکو میں زمانہ قبل از تاریخ کی انسانی ہڈیاں دستیاب ہوئی ہیں۔ جن کے تجربے سے یہاں انسان کی موجودگی کی صحیح تاریخ کا تعین کیا جا سکے گا۔

یہ ہڈیاں کچھ عرصہ پیشتر کی تھیں یہ معلوم ہوا ہے کہ پتھر کے زمانہ کی ہیں ان کے قریب ہی گاؤں میں بہت بڑے ہاتھی کی ہڈیاں بھی کھود کر نکالی گئی ہیں ہاتھی کی ہڈیوں میں پتھر کے دو نوکیلے ٹکڑے بھی پھنسے ہوئے پائے گئے ہیں۔ خیال ہے کہ یہ اس زمانہ کے تیر تھے جن سے اس جانور کو ہلاک کیا جاتا تھا۔ اب تک یہ مسئلہ متنازعہ فیہ تھا کہ آیا زمانہ قبل از تاریخ میں انسان ان عظیم ترین ہاتھیوں کو شکار کرتا تھا کہ نہیں۔ تیر کے پھل اور پتھر کی چھریوں سے سائنسدانوں کو یقین ہو گیا ہے کہ واقعی ایسا ہوتا تھا۔ ان چھریوں سے غالباً گوشت کاٹنے کا کام لیا جاتا تھا۔

اس مقام پر دستیاب ہونے والی انسانی اور حیوانی ہڈیوں میں تسلسل بھی قائم ہو جاتا ہے عظیم ہاتھیوں کے متعدد ڈھانچے ایک دلدل میں سے ملے ہیں جو برفانی دور کے بعد ایک بہت بڑی جھیل تھی جو میکسیکو کی وادی میں دور دور تک پھیلی ہوئی تھی۔

(اسٹار)

سیدۃ النساء حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا

چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب وزیر خارجہ پاکستان کے تاثرات

> "حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو اللہ تعالےٰ نے ابتدائی عمر میں رویائے صادقہ والہامات سے مشرف فرمایا۔ اور آپ کا وجود برکات اور نشانات کا مخزن اور منبع تھا۔" (ظفر اللہ خاں)

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر مکرم چودھری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے جناب ثاقب احمدی صاحب نامہ نگار الفضل سے دوران ملاقات مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار فرمایا:۔

حضرت اماں جان رض کا وجود باجود نہ صرف خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے بلکہ تمام جماعت احمدیہ کے لئے بہت سی برکات کا موجب تھا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندہ یادگار تھیں۔ اور اللہ تعالےٰ کے عظیم الشان نشان "مصلح موعود" کا وجود آپ کے بطن مبارک سے ہی پیدا ہوا۔ اسی طرح سینکڑوں نشانات آپ کی ذات والا صفات سے پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان زندہ ثبوت تھیں۔ اور اسلام اور احمدیت کی صداقت اور حقانیت کا بھی زندہ نشان تھیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کا ذکر کرتے ہوئے چودھری صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ حضور کو مورخہ ۲۶ رمئی ۱۹۰۵ء الہامات ہوئے:۔

(۱) ردّ الیہا روحہا وریحانہا

(۲) انی رددت الیہا روحہا وریحانہا۔ (بدر جلد ۱ ۸ صفحہ ۲ و الحکم جلد ۹ ۱۸ صفحہ ۱ حاشیہ و تذکرہ صفحہ ۵۴۳)

یعنی (۱) اللہ تعالےٰ نے اسکی طرف اس کے آرام اور اچھے رزق کو لوٹایا۔ (۲) میں نے اس کی طرف اس کے آرام کو اور اچھے رزق کو لوٹا دیا۔

ان الہامات سے مترشح ہوتا ہے۔ کہ اس میں خلافت کے اجراء کی طرف اشارہ ہے۔ اور حضرت اماں جان رض کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر مندرجہ بالا الفاظ میں اللہ تعالےٰ نے تسلی دی تھی۔ کہ خاندان مسیح موعود علیہ السلام پر جو حضرت مسیح موعود کی وفات کی وجہ سے یتیم و بے کس نظر آتا تھا۔ اللہ تعالےٰ انوار و برکات روحانیہ پھر لوٹا دیگا۔ اور خود کفیل ہوگا۔ اس لئے گھبرانے کی ضرورت نہیں۔

حضرت ام المومنین رض کو نہ صرف ابتدائی عمر ہی میں اللہ تعالےٰ نے رویا صادقہ اور الہامات سے مشرف فرمایا۔ بلکہ آپ کے وجود باجود کو بہت سی برکات اور نشانات کا مخزن اور منبع بھی بنایا۔

چنانچہ آپ کے بطن مبارک سے جتنی بھی اولاد پیدا ہوئی۔ وہ ساری کی ساری مبشرہ تھی۔ اور ان میں سے ایک عظیم الشان نشان "مصلح موعود" کی صورت میں ظاہر ہوا۔ (جیسا کہ حدیث نبوی یتزوج و یولد لہ میں بھی اشارہ ہے)

حضرت اماں جان رض کے رویا و کشوف کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت ام المومنین رض کا ایک رویا اپنی کتب میں درج فرمایا ہے۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد حضرت اماں جان رض نے رویا دیکھا۔ کہ بشیر اول مرحوم آیا ہے۔ اور آپ کو چمٹ گیا ہے۔ اور آپ کو مخاطب کرکے کہتا ہے۔ "لا افارقک بالسرعۃ" کہ اب میں آپ سے جلد جدا نہیں ہوں گا۔ اس رویاء سے جہاں بشیر ثانی کی لمبی عمر کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے۔ وہاں حضرت اماں جان رض کی خارق عادت لمبی عمر پانے کی طرف بھی بالتصریح اشارہ موجود ہے۔ چنانچہ آپ رض نے ۸۶ سال کی عمر پائی۔ یہ ایک دوسری بشارت تھی۔ کہ ماں بیٹے کی مشترکہ عمر لمبی ہوگی۔ چنانچہ ماں بیٹے کو ایک دوسرے کی رفاقت ۶۳ سال تک عطا کی گئی۔

اس رویاء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ردّ الیہا روحہا وریحانہا کے ساتھ ملانے سے واضح ہوجاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت اماں جان رض کے وجود باجود میں بہت سی برکات جمع فرما دی تھیں۔

اسی طرح آپ کے متعلق اللہ تعالےٰ نے بشارت دی تھی۔ کہ آپ کے فلاں فلاں اعضاء پر ضعف نہیں آئے گا۔ نیز آپ کا خطرناک طور پر بیمار ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا سے شفا پا جانا اور آپ کی صحت کے لئے اللہ تعالےٰ کا دعائیہ الفاظ بتلانا یہ تمام امور بھی آپ کے نہایت بابرکت وجود ہونے پر دال ہیں۔

حضرت اماں جان رض کی مہمان نوازی اور شفقت کا ذکر کرتے ہوئے چودھری صاحب محترم نے فرمایا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے زمانہ اوائل اگست ۱۹۱۱ء میں میں بغرض تعلیم لندن روانہ ہونے والا تھا۔ اپنے والد صاحب اور والدہ صاحبہ کے ہمراہ قادیان پہنچا۔ حضرت اماں جان رض نے ایک وقت کا کھانا خود اپنے ہاتھ سے پکا کر ہمیں بھجوایا۔ اور اسی طرح دوسرے مہمانوں کے ساتھ بھی آپ کمال شفقت اور تواضع سے پیش آتیں۔ اور سمجھتیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ چنانچہ مہمانوں کے لئے ہر آرام اور آسائش کا خیال رکھتیں۔ اور ان کی راحت کے پیش نظر خود چارپائیاں اٹھانے سے بھی دریغ نہ کرتیں۔

حضرت اماں جان رض کی سادگی اور شگفتہ طبیعت کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے بیان فرمایا۔ کہ ایک دفعہ حضرت ام المومنین رض معہ خاندان جس میں چھوٹے بچے بھی کافی تھے۔ سری نگر کشمیر تشریف رکھتی تھیں۔ ایک دن حضرت اماں جان رض سیر کے لئے باہر تشریف لائیں۔ تو میں نے حضرت اماں جان رض سے دریافت کیا۔ کہ اتنے بچوں کو آپ کیسے پہچان لیتی ہیں۔ تو آپ نے مسکراہٹ سے فرمایا۔ کہ "بڑے بچوں کے تو سب کے نام مجھے یاد ہیں۔ اور چھوٹے بچوں کے متعلق اتنا جانتی ہوں، کہ یہ سب اپنے ہی ہیں۔"

حضرت ام المومنین اماں جان رضی اللہ عنہا کی عمر کا الہامی اندازہ

از مکرم ڈاکٹر عبید اللہ صاحب ہومیو پیتھ لاہور

حضرت مسیح موعود علیہ وعلی مطاعہ الف الف الصلوٰۃ والسلام اپنے مکتوب بنام سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب مدراسی میں رقم فرماتے ہیں:۔

"میرے گھر میں جو ایام امید تھے۔ ۱۴ رجون (۱۸۹۹ء) کو اول دردزہ کے وقت ہولناک حالت پیدا ہوگئی۔ یعنی بدن تمام سرد ہوگیا۔ اور ضعف کمال کو پہنچا۔ اور غشی کے آثار ظاہر ہونے لگے اس وقت میں نے خیال کیا۔ کہ شاید اب اس وقت یہ عاجزہ اس فانی دنیا کو الوداع کہتی ہے۔ بچوں کی سخت دردناک حالت تھی۔ اور دوسرے گھر میں رہنے والی عورتیں اور ان کی والدہ تمام مردہ کی طرح اور نیم جان تھے۔ کیونکہ ردّی علامتیں یک دفعہ پیدا ہوگئی تھیں۔ اس حالت میں ان کا آخری دم خیال کرکے اور پھر خدا کی قدرت کو مظہر العجائب یقین کرکے ان کی صحت کے لئے میں نے دعا کی۔ یک دفعہ حالت بدل گئی۔ اور الہام ہوا۔ تحویل الموت یعنی ہم نے موت کو ٹال دیا۔ اور دوسرے وقت پر ڈال دیا۔ اور بدن پھر گرم ہوگیا۔ اور حواس قائم ہوگئے۔ اور لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام مبارک احمد رکھا گیا۔ (مکتوبات جلد پنجم حصہ اول صفحہ ۲۶ مکتوب نمبر ۶۷ ..... تذکرہ صفحہ ۳۲۷)

کئی سالوں کی بات ہے۔ کہ جب اس احقر نے اس عبارت منقولہ بالا کو پڑھا۔ تو اس وقت الٰہی تصرف کے ماتحت لفظ عاجزہ کو اس کے سیاق سباق سے منفرداً جلی حروف میں دیکھا۔ اور تفہیماً ذہن اس طرف متوجہ ہوا۔ کہ اس لفظ میں حضرت ام المومنین اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی عمر کا تخمینہ و اندازہ ہے۔ گو میری کتاب کے حاشیہ پر دیر سے یہ نوٹ درج تھا۔ لیکن پچھلے تین چار برسوں سے میں یہ خواہش کیا کرتا تھا۔ کہ عملاً میرا یہ اندازہ اپنی کچھ اور تاویل و تعبیر پیش کرے۔ اور حضرت اماں جان رض کی بقا اور ان کی عطوفت کا سایہ اور زیادہ وقت تک ہمیں نصیب ہو۔ لیکن اصل بستی اس متاع جلیلہ کے لئے مبرم طور پر نفوذ پذیر ہونی تھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ثم انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اب اہل دل احباب غور فرمائیں۔ کہ کس طرح اس لفظ عاجزہ سے مراد حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی عمر کا اظہار مقصود تھا۔

ع ا ج ز ہ — سن پیدائش

۷۰+۱+۳+۷+۵ = ۸۶+۱۸۶۶

= ۱۹۵۲ سن وفات۔

۳۱ مئی تک وعدہ پورا کرنے کے فوائد

(۱) نیکی میں جتنی جلدی کی جائے۔ اتنا ہی زیادہ ثواب ہوتا ہے۔

(۲) آپ کے مجاہد بھائی جو بیرونی ممالک میں مصروف تبلیغ ہیں ان کو پیشگی اخراجات بھجوائے جا سکتے ہیں۔

(۳) ایفائے وعدہ کے لئے یاددہانیوں کی ضرورت نہیں رہتی اور اسی طرح قومی بچت ہوتی ہے

(وکیل المال تحریک جدید)